

کیا شیعہ ازواج پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دشمن ہیں؟

<"xml encoding="UTF-8?>



ازواج پیغمبر اکرم کی توبین و بے حرمتی

کیا شیعہ ازواج پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دشمن ہیں؟

شیعہ ازواج پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی توبین و بے حرمتی

(تحریر رستمی نژاد .. ترجمہ سید میثم زیدی)

اعتراض : شیعہ ، زوجہ پیغمبر عائشہ پر خیانت کا الزام لگاتے ہیں اور اس مسئلہ میں آنحضرت اور آپ کے خاندان کی حرمت کا پاس و لحاظ تک بھی نہیں کرتے۔ شیعہ عائشہ پر اس حال میں یہ ناروا تھمت لگاتے ہیں جبکہ خداوند عالم نے واقعہ "افک" میں ان کی پاک دامنی اور عفت کا اعلان کیا ہے۔

[1] اور سورہ احزاب میں انہیں "ام المؤمنین" کے لقب سے نوازہ ہے۔ [2]

تحلیل و جائزہ :

اس اعتراض کے جواب میں چند نکات قابل توجہ ہیں :

پہلا نکتہ : اس اعتراض ، کہ شیعہ عائشہ پر اس طرح کے ناروا الزام لگاتے ہیں ، کی ایک افتراء اور تھمت سے زیادہ کوئی حقیقت نہیں ہے۔ کسی بھی شیعہ عالم دین یا شیعہ عام انسان نے کبھی بھی عائشہ پر منافی عفت اعمال کی تھمت نہیں لگائی ہے اور اس مطلب پر سب سے واضح دلیل شیعہ مفسرین کے وہ نظریات ہیں جو انہوں نے آیات افک کی تفسیر کے ذیل میں اپنی کتابوں میں بیان کئے ہیں۔ چنانچہ ہر منصف

مزاج انسان شیعہ علماء کی تفاسیر کی طرف رجوع کرکے یہ بات جان جائے گا کہ شیعوں نے پرگز عائشہ کی طرف ان ناروا چیزوں کی نسبت نہیں دی ہے اور نہ وہ اسے صحیح جانتے ہیں ۔

اور جالب توجہ امر یہ ہے کہ علامہ طباطبائی[ؒ] نے اہل سنت کی نقل کردہ ان روایات کو بھی شدت کے ساتھ رد کیا ہے جس میں یہ مضمون نقل کیا گیا ہے کہ پیغمبر اکرم ﷺ کو اپنی زوجہ کے متعلق سوئے ظن پیدا ہوگیا تھا ([3]).

البته اس بارے میں کہ واقعہ ”افک“ عائشہ سے متعلق تھا یا ماریہ قبطیہ سے ، مفسرین کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے لیکن شیعہ نقطہ نظر سے اس بات میں کوئی فرق نہیں ہے کہ یہ واقعہ ان دونوں میں سے کس کے متعلق تھا ۔ شیعوں نے ان دونوں کی عفت و پاکدامنی کی تصدیق کی ہے اور ان کے سلسلہ سے وہ گمان بد میں مبتلا نہیں ہیں ۔

شیعہ تفاسیر کے کتابیں ایک ہزار سال سے اب تک سب کے سامنے ہیں ۔ علی بن ابراہیم قمی کی تفسیر سے لیکر جدید تفاسیر تک تمام تفاسیر میں یہ تصریح ملتی ہے کہ ممکن ہے زوجات پیغمبر اکرم ﷺ کسی اور گناہ (صغیرہ یا کبیرہ) کی مرتكب ہو جائیں لیکن کبھی بھی عفت و پاکدامنی سے متعلق امر میں انحراف و آلوگی کا شکار نہیں ہوئیں ۔

اسی طرح شیعہ مفسرین سورہ تحريم کی دسویں آیت ، ۔ کہ جہاں پر جناب نوح و لوٹ علیہما السلام کی بیویوں کے متعلق ارشاد ہوا : ”فخانتاهمَا“ ([4]) ان دونوں نے اپنے شوہروں سے خیانت کی تھی ۔ کی تفسیر میں یہ وضاحت کرتے ہیں کہ اس آیت میں خیانت سے مراد ناموسی خیانت نہیں تھی چونکہ انبیاء (ع) کی بیویاں ایسی (ناموسی) خیانت سے مبرا ہیں ۔ لہذا شیعہ مفسرین اس مطلب کو ایک عام و کلی ضابطہ کے طور پر بیان کرتے ہیں کہ جو پیغمبر اکرم ﷺ کی ازواج پر بھی منطبق ہوتا ہے ۔ ([5])

دوسرा نکتہ : شیعہ ، عائشہ کے جس عمل پر تنقید کرتے ہیں وہ ان کا مسلمانوں کے رسمی خلیفہ کے خلاف بغاوت اور اسلامی حکومت کے خلاف مسلحانہ جنگ ” جمل ” میں شرکت کرنا ہے چنانچہ شیعہ کہتے ہیں : وہ تو ام المؤمنین تھیں اور قرآن مجید نے رسول اللہ ﷺ کی ازواج کو گھر میں رہنے کا حکم دیا تھا ۔ ([6]) لیکن انہوں نے قرآنی حکم کی خلاف ورزی کرکے میدان جنگ میں قدم رکھا اور بہت سے مسلمانوں کے قتل کا سبب بنیں ۔ ([7])

چونکہ وہ تو امت کی ماں تھیں تو پھر وہ کیوں اس جنگ میں شریک ہوئیں اور اپنے ہی بیٹوں کے قتل کا سبب بنیں ؟ کیوں وہ طلحہ و زبیر جیسے لوگوں کے دھوکہ میں آکر رسول اللہ ﷺ کے برحق خلیفہ کے خلاف بغاوت میں پیش پیش رہیں ؟ اور یہ سب کچھ اس وقت ہوا کہ جب پہلے بی پیغمبر اکرم ﷺ نے انہیں اس خطرے سے آگاہ کرتے ہوئے فرمادیا تھا : ”کیف باحدکن اذا نبحتها (نبح علیها) کلاب الحواب “ ۔ ([8]) وہ منظر کیا ہوگا کہ جب تم (ازواج) میں سے ایک پر حواب کے کتے بھونکے گے ۔ پس عائشہ پر شیعوں کی طرف سے ہونے والی تنقید یہی ہے نہ کہ وہ چیز جس کی وہابی شیعوں پر تہمت لگاتے ہیں ۔

تیسرا نکتہ : کیوں وہابی عائشہ پر تہمت کا الزام محمد بن اسماعیل بخاری ، مسلم نیشاپوری وغیرہ پر نہیں

لگاتے ہیں؟ کیا شیعہ اس کے علاوہ کچھ اور کہتے ہیں جو بخاری و مسلم نے اپنی کتابوں میں ان کے لئے نقل کیا ہے؟

بخاری اپنی صحیح میں نافع بن عبد اللہ سے نقل کرتے ہیں : ”قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطیباً فأشار نحو مسکن عایشة فقال هنا الفتنة . ثلثاً . من حيث يطلع قرن الشیطان ” . ([9]) رسول اللہ خطبہ ارشاد فرمائے کے لئے کھڑھ ہوئے آپ نے عائشہ کے گھر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تین مرتبہ فرمایا : فتنہ یہاں ہے ، چونکہ شیطان کے سینگ یہاں سے نکلیں گے ۔

مسلم نے بھی اپنی صحیح میں عبد اللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ ایک دن رسول اللہ اپنے گھر سے باہر آئے اور فرمایا : ”رَأَسَ الْكُفَّارِ مِنْ هَاهُنَا مِنْ حِيثِ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ ” . ([10]) کفر کا منبع یہاں ہے ، چونکہ شیطان کے سینگ یہاں سے نکلیں گے ۔

کیوں وہابیوں کو ان روایات سے بے حرمتی کا احساس نہیں ہوتا اور انہیں یہ لگتا ہے کہ فقط شیعہ ہی عائشہ بی بی کی توبین کرتے ہیں اسی لئے وہ ان پر تھمت اور الزام لگانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے؟!

نتیجہ :

امیرالمؤمنین علیہ السلام کے شیعہ اپنے آئمہ علیهم السلام کی اتباع کرتے ہوئے ، کبھی بھی کسی پر بے جا غیر سنجیدہ اور خلاف حقیقت تھمت لگانے کو روا نہیں سمجھتے ہیں - شیعوں کا عائشہ پر اعتراض ان کے امام المسلمين اور حکومت اسلامی کے خلاف بغاوت میں شریک ہونے کو لیکر ہے اور بس ۔

مطالعہ کے لئے مزید کتب :

اسلامی تاریخ میں جناب عائشہ کا کردار؛ علامہ سید مرتضی عسکری ۔

پیامبر وہابیت ؛ سید مجتبی عصیری ۔

شیعہ جوانوں کا وہابیوں کے شبہات کے جواب ؛ محمد طبری ۔

[1] . واقعہ ”افک“ سورہ نور کی آیت نمبر ۱۱ سے ۲۱ تک بیان ہوا ہے ۔

[2] . سورہ احزاب : آیت ۶ ۔

[3] . تفسیر المیزان ، ج ۱۵ ، ص ۱۰۱ ۔

[4] . سورہ تحریم : آیت ۱۰ ۔

[5] . رجوع کیجئے : تفسیر نموہ و تفسیر المیزان ، سورہ تحریم کی دسویں آیت کی تفسیر میں ۔

[6] . قرآن مجید پیغمبر اکرم (ص) کی ازواج سے خطاب کرتے ہوئے کہتا ہے : ”وَقَرْنَ فِي بُبِيُوتِكُنَّ“ - اور اپنے گھروں

میں قرار سے رہو۔ (سورہ احزاب : آیت ۳۳) ۔

[7] - رجوع کیجئے : نقش عائشہ در تاریخ اسلام ، علامہ مرتضیٰ عسکری (ره) ۔

[8] . المعيار و الموازنة ، ص ۲۰۶ ؛ انساب الاشراف ، ج ۲ ، ص ۲۲۲ ؛ شرح الاخبار فی فضائل الائمة الاطهار عليهم السلام ، ج ۱ ، ص ۳۹۹ ؛ الخرائق و الجرائح ، ج ۱ ، ص ۶۷ ۔

[9] . صحيح البخاری ، ج ۴ ، ص ۴۶ ۔

[10] . صحيح مسلم ، ج ۸ ، ص ۱۸۱ ۔